سوموار 5 نومبر 2001ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 5 نومبر 2001ء، 18 شعبان 1422 ہجری - 5 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 253

حمد و ثناء

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ - کتاب النکاح باب خطبة النکاح حدیث نمبر 1884)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ باطل معبودوں کے بارہ میں فرماتا ہے (-)-

جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کر سکیں اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں- بلکہ اگر مکھی ان کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں- ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں- کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے- نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے- ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے - اور نہیں جانتے - خدا کیسا ہونا چاہئے- اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں- لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے- وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے، تا ہنسی نہ ہو- اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے-

اور پھر فرمایا کہ المھیمن العزیز الجبار المتکبر یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے- اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے- اور فرمایا- ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی - یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا- رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے- تمام نیک نام جہاں تک خیال آ سکیں- سب اسی کے نام ہیں- اور پھر فرمایا- یسبح لہ ما فی السموت والارض و ھوالعزیز الحکیم -یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی- اس آیت میں اشارہ فرمایا- کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں- اور پھر فرمایا علیٰ کل شیء قدیر یعنی خدا بڑا قادر ہے- یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے- کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں-

(اسلامی اصول کی فلاسفی - روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص 373-374)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

ضرورت انسپکٹران مال

صدر انجمن احمدیہ

نظارت مال آمد کو انسپکٹران مال کے طور پر کام کرنے کے لئے ایسے مخلص اور محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں- اور محنت کے ساتھ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں مستقل طور پر کام کرنے کے خواہش مند ہوں-

تعلیمی قابلیت: انٹرمیڈیٹ II ڈویژن 45% نمبر

اپنی درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول، صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ 30 نومبر 2001ء تک نظارت مال آمد میں بھجوا دیں- درخواستیں مندرجہ بالا کوائف کے مطابق ہونی چاہئیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا-

تحریری امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل- پہلا پارہ باترجمہ- چالیس جواہر پارے- ارکان دین- نماز مکمل مع ترجمہ

(ب) کشتی نوح - برکات الدعاء- عام دینی معلومات درثمین (نظم شان اسلام) مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ-

(ج) انگریزی اور حساب مطابق معیار میٹرک عام معلومات

نوٹ: ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے- کامیابی کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا-

امیدوار کا خوشخط ہونا ضروری ہوگا-

(ایڈیشنل ناظر مال آمد- ربوہ)

نئے گملے- پنیریاں

گلشن احمد نرسری میں فینسی نئے خالی گملے فل سائز اور ولایتی پھولوں کی پنیریاں اور بیج سبزی اور نرسری کے تمام آلات اور گلدستے ہار وغیرہ کم نرخوں پر دستیاب ہیں-

(نگران گلشن احمد نرسری)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

3

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دار ارقم میں پہلا تبلیغی مرکز

آنحضرت ﷺ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مکہ میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جاوے۔ جہاں مسلمان نماز وغیرہ کے لئے بے روک ٹوک جمع ہو سکیں اور امنؐ و اطمینان اور خاموشی کے ساتھ باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کی جاسکے۔ اس غرض کے لیے ایک ایسے مکان کی ضرورت تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ آپ نے ایک نومسلم ارقم بن ابی ارقم کا مکان پسند فرمایا۔ جو کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا۔ اس کے بعد تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے یہیں نماز پڑھتے۔ یہیں متلاشیان حق آتے اور آنحضرت ﷺ ان کو اسلام کی تبلیغ فرماتے۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت رکھتا ہے اور "دار السلام" کے نام سے مشہور ہے۔

آنحضرت ﷺ نے قریباً تین سال تک دار ارقم میں کام کیا۔ یعنی بعثت کے چوتھے سال آپ نے اسے اپنا مرکز بنایا اور چھٹے سال کے آخر تک آپ نے اس میں اپنا کام کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ دار ارقم میں اسلام لانے والوں میں آخری شخص حضرت عمرؓ تھے جن کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور وہ دار ارقم سے نکل کر برملا تبلیغ کرنے لگ گئے۔

(المواہب اللدنیہ زرقانی۔ جلد 1 ص 277 دار المعرفہ بیروت۔ 1993ء)

داعی الی اللہ کی صفات

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ ہجرت مدینہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے۔ ان کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی جو عرب میں سید القارہ کے لقب سے ممتاز تھا۔ اس نے پوچھا کہاں جاتے ہو۔ فرمایا مجھے میری قوم نے یہاں سے نکال دیا ہے۔ اب زمین میں پھر کر خدا کی عبادت کروں گا۔

اس نے کہا تم جیسا شخص اس سرزمین سے نکالا جاسکتا اور نہ نکل سکتا ہے۔ تم غریبوں کے ہو۔ صلہ رحمی کرتے ہو۔ قوم کی دیت اور تاوان کا ذمہ اٹھاتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ میں تمہارا ضامن ہوں۔ چلو اور یہیں رہ کر خدا کی عبادت کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الحوالات باب جوار ابی بکر حدیث نمبر 2134)

تائیدات الٰہیہ

تبلیغ کے میدان میں صحابہؓ کے توکل علی اللہ کے نتیجہ میں تائیدات الٰہیہ کا ایک واقعہ ہدیہ قارئین ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت ملی۔

حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ کو حضرت امیر معاویہ نے افریقہ کا عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے دشمن اکثر سخت نقصان پہنچاتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے ارادہ فرمایا کہ مناسب جگہ پر چھاؤنی بنا دی جائے تا کہ وہاں عساکر اسلامی ہمہ وقت موجود رہیں۔ اس غرض کے لئے جس جگہ کو پسند کیا گیا وہاں دلدل' گنجان جنگل اور گھنے درخت تھے۔ اور وہ جنگل ہر قسم کے موذی درندوں اور جانوروں کا مسکن تھا۔ ایسی سرزمین میں جو خطرے ہو سکتے ہیں لوگوں نے وہ پیش کئے تو حضرت عقبہؓ نے ان مصلحتوں کا اظہار فرمایا جو اس جگہ کو منتخب کرنے میں پیش نظر تھیں۔ اس لشکر میں اٹھارہ صحابیؓ تھے۔ حضرت عقبہؓ امیر لشکر ان سب کو میدان میں لے گئے اور حشرات وسباع کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے درندو! اے موذی جانورو! ہم اصحاب رسولؐ یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد ہم جس کو یہاں دیکھیں گے اسے قتل کر دیں گے۔

نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا۔ کیا تاثیر اور سحر تھا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان درندوں نے جنگل خالی کر دیا۔ یہ ایک عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا۔ جو اس سے قبل کبھی سنا یا دیکھا نہ گیا۔ قوم بربر جو اس ملک کے اصل باشندے تھے اس منظر کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے ان کے لئے ناممکن تھا کہ اسلام کی صداقت کی ایسی واضح اور بین دلیل دیکھتے اور باطل پر قائم رہتے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں بربر مسلمان ہو گئے۔

(مدلل ومکمل اشاعت اسلام ص 106 تا 108)

دعوت الی اللہ کا جوش

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی روایت ہے کہ:۔

حضرت مسیح موعودؑ کی فطرت میں دعوت الی اللہ کا اس قدر جوش تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے۔

(شمائل احمد ص 13)

حضور انور کی ڈاک کے متعلق ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20 اپریل 2001ء میں فرمایا

میں ڈاک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مجھے ڈاک ملتی ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ خلاصے بنا کر میرے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ یہ خلاصوں کا رواج اب تک پاکستان میں بھی ہے' کراچی' لاہور' وغیرہ' ربوہ اور جرمنی میں بھی ہے لیکن جو براہ راست خط مجھے ملتے ہیں وہ میں خود ضرور دیکھتا ہوں' ان کا خلاصہ نہیں بنایا جاتا۔ تو اس لئے یہ خیال کریں کہ اگر میری یہ نیت ہے کہ میں خود اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھا کروں تو کچھ اختصار سے کام لیا کریں۔

بعض لطیفے بھی ہوتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کوئی پندرہ بیس صفحے کا خط لکھا اور آخر پر لکھا کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اس لئے بہت اختصار سے کام لے رہی ہوں اور آخر پر بات کچھ بھی نہیں نکلی' کچھ بھی بات نہیں تھی۔ نہ شکایتیں تھیں نہ کوئی اور ذکر۔ اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ تھا۔ تو یہ سلوک نہ کریں کہ پھر مجھے دوبارہ خلاصوں کی طرف واپس جانا پڑے۔ اگر خلاصہ نکالنا آپ کے لئے دوبھر ہو یعنی چھوٹا خط لکھنا تو بے شک پہلے ایک لمبا خط لکھ لیا کریں' چالیس پچاس صفحے کا' اس کے بعد خود اس کو دیکھیں کہ اس میں کوئی کام کی بات ایسی ہے جو مجھے علم ہونی چاہئے۔ پھر وہ مجھے بتائیں تو آپ کے خط کا خلاصہ آپ کے ہاتھ کا نکلا ہوا مجھے پہنچ جائے گا۔

اور دوسرے یہ کہ شادی بیاہ کے جھگڑوں میں' ساس سے شکایت میں' نندوں سے شکایت میں' خاوند سے یا بیوی سے شکایت میں مجھے کوئی تفصیل نہ لکھا کریں کیونکہ جو بھی آپ تفصیل لکھیں گے وہ یکطرفہ ہے اور بڑا ظلم ہے اگر میں یک طرفہ بات سن کر اس پر اعتبار کر لوں۔ تو وہ سارے خطوط میں مجبوراً امور عامہ کو یا دوسرے اداروں کو جنہوں نے تحقیق کرنی ہے ان کی طرف مارک کر دیتا ہوں۔ وہ ان کو دیکھتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں۔ تو کیا فائدہ اتنے لمبے خطوط لکھنے کا۔ یہ لکھا کریں کہ ہماری فلاں سے یہ ایک شکایت ہے دعا کریں کہ اللہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہے اس کو ٹھیک کر دے اور یہ شکایتیں رفع ہوں۔ اور جو اپنے شکایتی خطوط کی تفصیل ہے وہ بے شک متعلقہ ادارہ کو' باہر کی جماعتیں ہیں تو وہاں سیکرٹری امور عامہ کو یا سیکرٹری اصلاح وارشاد وغیرہ کو دے دیا کریں اور پھر وہ جو چاہیں تحقیق کرنے کے بعد خود اس تحقیق کا خلاصہ مجھے دیا کرتے ہیں اور پھر میں فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کس فریق کی بات سچی تھی اور کس کی جھوٹی تھی۔

ایک اور بھی سلسلہ چل پڑا ہے بعض لوگوں نے کمپیوٹر میں خط ڈالے ہوئے ہیں اور ایک ہی مضمون ہے اور روزانہ کمپیوٹر سے وہ خط نکلتا ہے اور مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اب میں پڑھ پڑھ کے حیران ہو گیا ہوں کہ اس روزانہ کے کمپیوٹر کے ڈالے ہوئے سے مجھے کیا فرق پڑے گا کیونکہ دلی جذبات تو پہنچتے نہیں کیونکہ کمپیوٹر نے ایک نوکر بن کے وہ چیز مجھے پہنچا دی ہے۔ لیکن ذرا ٹھہر ٹھہر کے آرام سے لکھا کریں اور بہتر یہی ہے کہ کمپیوٹر میں ڈالنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے لکھا کریں یا ٹائپ کرنا ہو تو کمپیوٹر میں ٹائپ کروا لیا کریں لیکن مختصر' مطلب کی بات کریں۔ یہ نہ ہو کہ پچیس صفحے کا خط ہو اور آخر پر ہو "آمد برسر مطلب" کہ اتنی لمبی تحریر کے بعد اب میں اپنے مطلب کی بات بیان کرتا ہوں تو آمد برسر مطلب کو خط کے شروع میں بیان کر دیا کریں باقی خط کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

بعض لوگ ایک خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپیاں کروا لیتے ہیں اس پر صرف تاریخ نہیں لکھتے وہ اپنے ہاتھ سے تاریخ ڈالتے ہیں گویا کہ انہوں نے ہر خط نیا لکھا ہے تو ہمیں سمجھ تو آ ہی جاتی ہے کیا فائدہ اس کا؟ اس لئے دھوکہ اسے دیں جسے دے سکتے ہیں بلکہ اس کو بھی نہ دیں۔ یہ فضول بات ہے۔ دعا کی تحریک کے لئے دل کا جذبہ ہے جو ضروری ہے اگر دل کا جذبہ کسی طرح پہنچ جائے تو خواہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ پہنچے یا مہینہ میں ایک دفعہ پہنچے اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے میں خط میں ڈھونڈتا رہتا ہوں کہ اصل مطلب کی کیا بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ انشاء اللہ اصل مطلب کی بات پہلے کیا کریں گے۔ اب اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جولائی 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت کے نقوش

نوجوانی میں عظیم کردار، خدمت دین کا شوق، پارسائی، خدا ترسی اور تقویٰ اللہ

مرتبہ: انتصار احمد نذر صاحب

خلافت کے لئے غیرت

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں :-

جب مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا تو کوٹھی دارالسلام کے باغ میں تیاری کے لئے آیا کرتے تھے- میری بیوی بنت حضرت خان محمد عبداللہ صاحب سات سال کی تھیں اور ان کی پھوپھی زاد بہن تھیں- اس کو پیار سے ٹافیاں دیا کرتے تھے- ایک دن اس نے بچپنے سے کہا" آپ خلیفہ بنیں گے"آپ نے ایک چپت لگائی اور کہا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی اور کا نام لینا سخت گناہ ہے یہ بات اس کے لئے سبق اور نصیحت کا موجب ہو گئی-

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 92)

ناصر بڑا شریف انسان ہے

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں :-

گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا- احمدیہ ہوسٹل میں رہتے تھے- جو پہلے ایک کوٹھی میں لٹن روڈ پر تھا اور پھر ایمپرلیس روڈ پر منتقل ہو گیا- گورنمنٹ کالج میں آپ اچکن، سفید شلوار قمیض اور رومی ٹوپی پہنتے- میری آنکھوں نے گورنمنٹ کالج کے سرخ بلیزر میں بھی دیکھا جس پر سنہری مشعل کا نشان تھا- ہوسٹل میں نہایت متانت اور وقار کے ساتھ رہتے تھے- عام خرچ کے علاوہ جو 75 روپے ماہوار حضرت مصلح موعود سے ملتا تھا آپ کو 15 روپے مہمان نوازی الاؤنس ملا کرتا تھا- گورنمنٹ کالج میں دو سال آپ کا ساتھ رہا- بی اے پاس کرنے کے بعد آکسفورڈ (انگلستان) تعلیم کے لیے چلے گئے-

گورنمنٹ کالج کے زمانے میں آپ بڑے وقار سے رہے باوجودیکہ رؤساء پنجاب کے لڑکے بڑے طنطنے سے آتے تھے مگر ان کی امارت اور ٹھاٹھ آپ کو مرعوب نہ کر سکی- گورنمنٹ کالج میں لیگ میچوں میں آپ فٹ بال کھیلا کرتے تھے- ایف- اے میں آپ کے مضامین عربی ہسٹری، انگلش اور فلاسفی تھے- بی اے میں انگلش عربی اور فلاسفی تھے- ڈاکٹر صدر الدین صاحب اور مولوی کریم بخش صاحب آپ کے عربی کے استاد تھے- مولوی کریم بخش صاحب باوجود اپنی مذہبی تنگ نظری کے ہمیشہ تعریف کیا کرتے تھے- کہا کرتے تھے- "ناصر بڑا شریف انسان ہے"-

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 93,92)

جرأت و بہادری

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں :-

شاید 1929ء کا زمانہ تھا- حضرت مصلح موعود کشمیر گئے ہوئے تھے- آپ جامعہ احمدیہ کھلنے کی وجہ سے پہلے واپس آچکے تھے شاید ستمبر کا مہینہ تھا- حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب موضع کھارا سے دوڑتے ہوئے آئے کہ سکھوں نے ہماری فصلوں میں اونٹ چھوڑ دیئے ہیں اور شرارت سے بلوہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں- آپ اس وقت ہاکی کھیل رہے تھے- بائیس تئیس نوجوان کھیل میں موجود تھے- آپ کھیل کو چھوڑ کر ان جوانوں کو لے کر موضع کھارا کی طرف دوڑ پڑے- اس وقت موضع کھارا کی حد پر سینکڑوں سکھ تھے جو ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح لڑائی کے لئے تیار تھے- آپ پہلی پارٹی کے ساتھ پہنچے جس کے پاس صرف ہاکیاں تھیں- بعد میں گو اپنے سینکڑوں لوگ وہاں پہنچ گئے مگر آپ سب سے پہلے پہنچنے والوں میں تھے- آپ کو کوئی ڈر اور خوف نہ تھا-

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 92)

بچپن کی نیک عادات

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں :-

پہلا نظارہ جو میرے دماغ میں ہے وہ اس وقت کا ہے جب آپ حضرت اماں جان کی تربیت اور کفالت میں تھے- دس گیارہ سال کا سن، خوبصورت چہرہ، سفید رنگ، پاک کپڑے پہنے ہوئے، لمبا کوٹ، عادات کے لحاظ سے نہ بہت شوخ وشنگ، نہ بالکل کونے لاگے، نہ بے جا شرمیلے کہ کسی سے بات بھی نہیں کرنی- بچپن کے باوجود ایک وقار تھا- کسی قسم کی Inhibition نہیں تھی- طبیعت میں نفاست کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی- امارت اور غربت کا اثر لینے والے نہ تھے- بڑے چھوٹے کے حقوق ادا کرنے والے اور ہر ایک کا مرتبہ پہچاننے والے تھے-

حضرت اماں جان کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے زبان بڑی منجھی ہوئی اور دھلی ہوئی تھی- باوجود پنجابی ماحول میں رہنے کے لہجہ دہلی والے شرفاء کا تھا-

کھانا حضرت اماں جان کے ساتھ کھاتے تھے حضرت اماں جان کے ہاں نہایت اچھا کھانا پکتا تھا- آپ خوش خور نہیں تھے- مگر خوش پسند ضرور تھے- طبیعت میں کسی قسم کا لالچ اور چھوٹا پن نہ تھا- استغناء کمال کا تھا- ہر قسم کی حرص سے بالا تھے- کھیل اور شکار کے شوقین، ائیر گن لے کر ہر جمعہ جاتے تھے- ساتھ کوئی خادم ضرور ہوتا تھا- نمازوں میں بڑی باقاعدگی تھی- (بیت) مبارک میں نمازیں ادا کرتے تھے-

قرآن مجید حافظ سلطان حامد صاحب سے دو اور لڑکوں یعنی فیض اللہ ولد میاں عبداللہ جلد ساز اور مبین الحق ولد محمد یامین کتب فروش کے ساتھ حفظ کیا کرتے تھے- استاد کی غیر موجودگی میں بھی میں نے کبھی انہیں (بیت) میں شور وغوغا کرتے یا بھاگتے دوڑتے نہیں دیکھا-

پھر ان کو مدرسہ احمدیہ میں دیکھتا ہوں- بڑی باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے- عام طالب علموں کی طرح پڑھائی کو سال کے آخر پہ نہ چھوڑتے تھے بلکہ گھر میں اپنے آموختہ پر دو اڑھائی گھنٹے روزانہ صرف کرتے تھے- کبھی بھی حضرت اماں جان یا حضرت مصلح موعود کو تعلیم میں بے توجہی کی شکایت نہیں ہوئی- کھیلوں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے- فٹ بال، ہاکی اور والی بال کھیلتے تھے کبڈی بھی ہم لوگوں کے ساتھ کھیلتے تھے- ڈمبل اور کھینچنے کے سپرنگ سے ورزش بھی کیا کرتے تھے-

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 91)

محنت کا صلہ لینے کی خواہش

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسم تحریر کرتے ہیں :-

بی- اے کا یونیورسٹی کا امتحان ہو رہا تھا- ایک دن رات کے بارہ بجے ہمارے تین چار کلاس فیلو میرے پاس آئے- میں سو گیا تھا- مجھے جگا کر بتایا کہ صبح کو جو امتحانی پرچہ آئے گا وہ پہلے سے آؤٹ ہو گیا ہے اور ہم نے اس کی نقل حاصل کر لی ہے جو اس وقت ہمارے پاس ہے- یہ وہ غیر از جماعت دوست تھے جو حضور کا بڑا احترام کرتے تھے- اس وقت ان کا اصل جذبہ تھا کہ صبح آنے والے سوالات وہ حضور کو قبل از وقت بتا دیں تاکہ ان کو فائدہ پہنچ جائے- ان کو پتہ تھا کہ حضور سے میرا گہرا ربط ہے اسلئے وہ سیدھے حضور کے پاس جانے کی بجائے میرے پاس چلے آئے کہ ہم سب مل کر حضور کے پاس چلیں- میں نے ان کو سمجھایا کہ حضور کو کچی نیند سے اٹھانا مناسب نہیں- مگر وہ میری ایک نہ مانے- تانگہ ساتھ لائے تھے- بڑے اصرار کے بعد مجھے بھی اپنے ساتھ بٹھایا- اور ہم

سب رات کے ساڑھے بارہ بجے احمدیہ ہوسٹل پہنچ گئے۔ میں پیچھے ہو گیا۔ ان لوگوں نے حضور کو جگایا اور امتحانی پرچے کی نقل بڑے فخر سے ان کے سامنے کر دی۔ حضور نے وہ نقل نہ پکڑی اور فرمایا :-

”میں صرف اس محنت کا صلہ لینے کا حقدار ہوں جو میں نے کی جو نمبر مفت ملتے ہوں وہ میں کبھی نہیں لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کے لئے میری طرف سے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دیجئے“

یہ کہہ کر حضور پیچھے ہٹ گئے۔ پرچہ بردار دوست شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 222)

پارسائی، خداترسی، تقوی اللہ

مربی انگلستان تحریر کرتے ہیں :-

1965ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتقال ہوا تو میں بیت فضل لندن کا امام تھا۔ مرکز سلسلہ سے ہزاروں میل دور ہم سب احمدیان برطانیہ مرکز کی طرف سے کسی خبر کی طرف کان لگائے بیٹھے دعاؤں میں مصروف تھے اور اس بات کا شدت اور بیقراری سے انتظار ہو رہا تھا کہ مسند خلافت ثالثہ پر کون متمکن ہوتے ہیں۔ اس کیفیت میں جب جماعت کے بہت سارے احباب مشن ہاؤس لندن میں جمع تھے ہمارے انگریز احمدی بھائی مسٹر بلال نٹل مرحوم میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ کون خلیفہ ہوں گے۔ میں حیران ہوا کہ ان کو قبل از وقت کیسے معلوم ہوا کہ کون مسند خلافت پر رونق افروز ہو گا۔ مسٹر نٹل نے ایک تصویر میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے شدت جذبات سے گلوگیر آواز میں کہا یہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تصویر ہے جو انہوں نے بیت لندن کے باغ میں کھنچوائی تھی اور مجھے مرحمت فرمائی تھی۔ میں ان دنوں سے جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب آکسفورڈ کے طالب علم تھے ان کو جانتا ہوں۔ ان کے بے حد قریب رہا ہوں اور تقویٰ اللہ، حسن اخلاق اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو جھلک میں نے ان میں دیکھی وہ مجھے اس یقین محکم پر قائم کرتی ہے کہ اس منصب جلیلہ کے اس وقت وہی اہل ہیں اور جماعت یقیناً اس امانت کو ان کے ہی سپرد کرے گی۔ مکرم بلال نٹل مرحوم کی موجودگی ہی میں مرکز سے بذریعہ تار یہ اطلاع ملی کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلافت ثالثہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح ایک انگریز نو احمدی کی دوررس نگاہ نے جوانی ہی میں اس بے بہا گوہر کو شناخت کر لیا تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے مستقبل میں عظیم کام لینے تھے۔ اور حضور کی پارسائی خداترسی تقویٰ اللہ اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کو گواہ ٹھہرانے کا شرف عطا فرمایا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 168)

حفاظت مرکز

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

تعلیم سے فراغت کے بعد قادیان واپسی کا زمانہ آیا جو 1939ء سے 1947ء میں قیام پاکستان تک کا ہے۔ لندن سے فراغت کے بعد حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے تحت حضرت بھائی جان نے چند ماہ مصر میں عربی زبان بولنے کی مشق کے لئے بھی قیام فرمایا۔ قادیان واپسی پر تعلیمی ذمہ داریوں کے علاوہ سلسلہ کی خدمت میں انہماک سے کام کیا۔ چونکہ اس عرصہ میں میں ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر رہا اسلئے حضرت بھائی جان کی ان برسوں کی مصروفیات کا عینی شاہد نہ تھا لیکن اس لمبے عرصہ کے دو واقعات میرے ذہن میں حاضر ہیں۔ اول اسمبلی کے الیکشن کے ایام تھے جس میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال جماعت کی طرف سے بطور نمائندہ کھڑے ہوئے تھے اور ان کا مقابلہ بٹالہ کے ایک بااثر گدی نشین خاندان کے سربراہ سے تھا۔ ان دنوں حضرت بھائی جان نے بڑی مستعدی اور بڑی جانفشانی سے دن رات ایک کر کے کام کیا اور یہ کیفیت کئی ہفتہ تک رہی۔ حضرت ابا جان تمام کام کے انچارج تھے اور ہمارے گھر کے مردانہ حصہ میں ایک قسم کا آپریشن روم بنا ہوا تھا۔ اور چوبیس گھنٹے گہماگہمی رہتی تھی۔ حضرت بھائی جان مشقت برداشت کرنے کے پوری طرح عادی تھے اور رات دن اس کام میں مصروف رہتے۔ نہ کھانے کی ہوش اور نہ آرام کی فکر۔ ایک ہی دھن تھی کہ سلسلہ کے کام کا کوئی پہلو نامکمل نہ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی بھی عطا کی اور جماعت باوجود سخت مخالفت کے سرخرو ہوئی دوسرا موقعہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے دوران تھا۔ ان دنوں میں اس کام کے انچارج حضرت بھائی جان تھے اور بڑی جانفشانی، بڑی دلیری اور بڑی ہمت سے کام کیا۔ جماعت کے افراد کو اور حقیقتاً علاقہ کے مسلمانوں کو بڑی حد تک دشمنوں کے پیہم حملوں سے محفوظ رکھا اور جانی نقصان برائے نام ہوا۔ ایک ایک وقت میں ستر ستر ہزار لوگوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا اور ان کو حفاظت سے پاکستان پہنچایا۔ ان دنوں کے اخبارات نے کئی مرتبہ جماعت کی اس قربانی اور دلیرانہ دفاع کا ذکر کیا۔ اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ یہ حضرت بھائی جان کی فیلڈ میں قیادت اور ہمت اور محنت کا ثمرہ تھا۔ ان دونوں واقعات میں حضرت بھائی جان کے خصوصی اوصاف ابھر کر سامنے آئے، محنت، ہمت، شجاعت، دلیری، سادگی، پلاننگ اور حکمت عملی کے کل اوصاف اپنی پوری شان سے جلوہ گر رہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 147، 148)

مولانا نسیم سیفی صاحب

نیکی کے دو سلسلے

جماعت احمدیہ میں ایک مخلص اور سعید فطرت رکھنے والے احمدی کے لئے یوں تو نیکی کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے متعدد ذرائع ہیں لیکن آج کی صحبت میں ہم دو ایسے ذرائع کا ذکر کرتے ہیں جو نیکی کرنے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے موجب بن سکتے ہیں۔

ان میں سے ایک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے تحت نادار طالب علموں کو وظائف دینے اور کتب وغیرہ فراہم کرنے کا ذریعہ ہے اور دوسرا فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کو مفت علاج اور ادویہ کی سہولتیں فراہم کرنے کا سلسلہ ہے۔

جماعت احمدیہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں خال خال ہی کوئی دوست ایسا ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو۔ جماعت کے اس تشخص کو قائم رکھنے میں نظارت تعلیم کے تحت وظائف دینے کے سلسلے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہر سال نظارت ہذا کے تحت سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دیکر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ اس مقصد کے لئے فنڈز مہیا کرتی ہے وہاں افراد جماعت کے عطیات بھی اس میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کئی صاحب دل احمدی افراد اس سلسلے میں عطیات بھجواتے رہتے ہیں اور نادار اور مستحق احمدی طلباء بغیر کسی روک ٹوک کے علم کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں عطیات بھجوانے والے احباب ایک قومی خدمت میں حصہ لیتے ہیں اور جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم ہونے کے تشخص کو بحال رکھتے ہیں۔ اس میں عطیات دینے کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے اور جس قدر زیادہ مقدار میں عطیات موصول ہو جاتے ہیں اتنے ہی زیادہ احمدی طلباء کو اس سے سہولتیں مہیا کر دی جاتی ہیں۔

جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں کچھ نہ کچھ عطیہ ضرور بھجوائیں۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ یہ شعبہ ہماری اس اجتماعی جدوجہد کی علامت ہے جو جماعت احمدیہ کی نیکیوں کی کوشش کا آئینہ دار ہے۔

ایک دوسرا شعبہ جو اللہ کی رضا حاصل کرنے میں ممد ہوتا ہے وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار مریضوں کی اعانت ہے۔ دکھی انسانیت کے زخموں پر پھاہا رکھنے اور تکلیف میں مبتلا انسانوں کو سکون عطا کرنے کے لئے یہ ہسپتال خدا کے فضل و کرم سے نیک نامی کا باعث ہے۔ اس ہسپتال میں جدید ترین آلات اور ماہر عملہ ہی تعینات نہیں ہے بلکہ یہ عملہ خدمت خلق کے جذبہ سے بھی سرشار ہے۔

فضل عمر ہسپتال ان جماعتی اداروں میں سے ایک ہے جو اپنی خدمت خلق کی کارکردگی کی وجہ سے ہمیشہ نمایاں اور ممتاز رہتے ہیں۔ ہر سال سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد اس ہسپتال سے مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ ضرورت مندوں کے علاج کا یہ شعبہ احباب جماعت کی اعانت سے کام کرتا ہے۔ پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان سے بھی دردمند احمدی احباب و خواتین اس مقصد کے لئے عطیات بھجواتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مشکلات و مصائب سے نکلنے کا ایک ذریعہ صدقات بیان کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مرد و زن اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی بھی مشکل درپیش ہو اس کے حل کے لئے صدقات اور دعا سے مدد حاصل کی جاتی ہے۔ اور اللہ نے یہاں تک وعدہ فرمایا ہے کہ صدقات کے ذریعے سے وہ تقدیر کو بھی بدل دیتا ہے۔ لیکن اس میں ایک امر توجہ طلب ہے کہ صدقات و خیرات کا سلسلہ معیبت کے نازل ہونے پر ہی شروع نہیں کرنا چاہئے بلکہ صدقات دینا ایک مسلسل اور متواتر عمل ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے کسی بھی مستقبل میں آنے والی معیبت کو دور کر دے اور گویا یوں سمجھیں کہ جس طرح بیماری کے آنے سے بہت پہلے ہی ہم اس کے حفاظتی ٹیکے لگواتے ہیں یا حفظ ماتقدم کی ادویہ کھاتے ہیں اسی طرح اللہ کی رحمت اور اس کے فضلوں کے حصول کے لئے صدقات دینا گویا آنے والی معیبت کا آنے سے پہلے ہی راستہ بند کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ارشادات میں ان امور کی کئی بار تصریح فرمائی ہے کہ معیبت سر پر آجانے کے بعد صدقہ و خیرات اور دعائیں وہ اثر نہیں رکھتیں جو معیبت آنے سے پہلے اثر رکھتی ہیں۔

احباب جماعت کو یہ امر خصوصی طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ صدقہ و خیرات زندگی کا ایک مسلسل حصہ اور ایک جاری عمل ہونا چاہئے۔ صدقہ سے مراد یہ لینا کہ مشکل آئی تو صدقہ دیں گے یوں ہی ہے کہ جیسے آپ یہ کہہ رہے ہوں کہ ہم صدقہ دینے کے لئے کسی مشکل گھڑی کی آمد کے منتظر ہیں۔ کیا کوئی باہوش سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا شخص یہ طرز عمل اختیار کر سکتا ہے۔ یقیناً کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور ابتلاؤں کے سلسلے کو جانتا ہے آنے والے وقت سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔

ہر شخص کی تقدیر میں یعنی ہر شخص کی زندگی میں کچھ مشکل وقت اور تکالیف کے دور لازماً آتے ہیں۔ اللہ نے یہ زندگی ابتلاؤں اور امتحانوں سے بھرپور بنا رکھی ہے۔ ہر آنے والا دن کوئی ابتلا آپ کے لئے لا سکتا ہے۔ ہر آنے والے دن کا آغاز اس دن کی تکالیف سے بچنے کے

باقی صفحہ 5 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

لفظ حاجی کا استعمال

سرراہے کے کالم نگار لکھتے ہیں:

لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بنچ کے جج جسٹس علی نواز چوہان نے بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر شہریوں سے لاکھوں روپے بٹورنے والے ایک "حاجی" نامی ملزم کے بارے میں اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ فراڈ کرنے والے ملزمان کو اپنے نام کے ساتھ حاجی نہیں لکھنا چاہئے کیونکہ حاجی لکھ کر فراڈ کرنے سے خواہ مخواہ حاجیوں کا نام بدنام ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دھوکہ اور فراڈ سے غریب لوگوں کو ان کی جمع پونجی سے محروم کرنا بہت بڑا ظلم ہے اور مظلوموں کی بد دعائیں ہمیشہ رنگ لاکر رہتی ہیں۔

معزز جج کی یہ ہدایت قابل تعریف ہے کہ فراڈ کرنے والے لوگوں کو اپنے نام کے ساتھ حاجی نہیں لکھنا چاہئے کیونکہ اس سے یہ مقدس لفظ بدنام ہو جاتا ہے لیکن یہ لوگ اس لفظ کا استعمال ہی اس لئے کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر ان کی پارسائی کی دھاک بیٹھ جائے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ چور بالعموم داڑھی رکھ کر دھندا کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیندار سمجھ کر ان پر شک نہ کریں۔ اسی طرح فراڈ کرنے والے لوگ بھی اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کا لاحقہ لگا لیتے ہیں خواہ انہوں نے کبھی عمرہ بھی نہ کیا ہو۔ ان لوگوں کی وجہ سے حج جیسا مقدس عمل بدنام ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں "حاجی بلیکیا" اور "مولوی فراڈیا" جیسے نام انہی لوگوں نے متعارف کرائے ہیں۔ مشہور ہے کہ ایک بوڑھی خاتون گرمیوں کے موسم میں گلی میں چارپائی پر لیٹی آرام کر رہی تھی۔ اس نے اپنے سرہانے پانی کا گھڑا رکھا ہوا تھا۔ ایک داڑھی والے راہگیر نے پوچھا، اماں پانی پی لوں؟ مائی نے اجازت دے دی۔ راہگیر پانی پی کر پانی کا پیالہ بغل میں چھپا کر جانے لگا تو مائی نے آواز دی کہ "پتر حاجیا! پیالہ تو رکھ جا۔ راہگیر نے کہا کہ اماں تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں حاجی ہوں، مائی نے کہا ایسا کام کرنے والے خود کو حاجی ہی کہتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 24 مارچ 2001ء)

رومانوی سوچ

ارشاد حقانی لکھتے ہیں:

یہ صرف ایک رومانوی سوچ ہے کہ چونکہ پاکستان کو پچھلے 50 سال میں کوئی مسیحا نہیں ملا اس لئے ہمارے حالات ٹھیک نہ ہو سکے۔ اول تو کوئی مسیحا آسمان سے نازل نہیں ہوتا اور ثانیاً اگر کوئی نسبتاً بہتر آدمی روز و شب کی کسی گردش کے نتیجے میں اقتدار پر فائز ہو ہی جاتا تو بھی معروضی حقائق اسے چلنے نہ دیتے اور جس طرح انسانی جسم ایک خارجی عنصر کو قبول نہیں کرتا اور اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے اسی طرح اگر کوئی نمایاں طور پر بہتر شخصیت کسی حادثے یا انقلاب کی صورت میں حضرت یوسف کی طرح اقتدار کی مسند پر متمکن ہو بھی جاتی تو معاشرہ اسے نکال باہر کرتا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 23 مارچ 2001ء)

بد سلوکی

احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:

نہ جانے پاکستان کے بعض عناصر اپنے ہاں کے صحیح معنوں میں عظیم لوگوں کے ساتھ بد سلوکی پر کیوں کمر باندھے رہتے ہیں۔ (۔) پہلے ہم ڈاکٹر عبدالسلام سے بھی کچھ ایسا ہی برتاؤ کر چکے ہیں۔ وہ بھی پاکستان کا سرمایہ ناز ہیں۔ انہوں نے اپنی پاکستانیت سے دست کشی کا گناہ کبھی نہیں کیا۔ وہ آخر دم تک بضد رہے کہ پاکستان کو سائنس دانوں کے معاملے میں خود کفالت کی طرف بڑھتے رہنا چاہئے۔ انہیں نوبل انعام ملا تو دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن ہوا۔ مگر جب پاکستان میں اس وقت کی حکومت نے ان کے اعزاز میں اسلام آباد میں ایک تقریب منعقد کرنا چاہی تو بعض عناصر نے اس تجویز کی محض اس بنا پر مزاحمت کی کہ ڈاکٹر صاحب ان کے ہم عقیدہ نہیں تھے۔ یہ عناصر بھول گئے کہ وہ پاکستانی ہیں، انہیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے اور انہیں جو اعزاز ملا ہے وہ دراصل پاکستان کا اعزاز ہے آخر یہ تقریب اسلام آباد کے کسی گوشے میں منعقد کی گئی اور یوں ہماری بے حسی پر مہر ثبت ہوگئی۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی 25 مئی 2001ء)

کرپشن کی تباہ کاریاں

پاکستان میں کرپشن کی وجہ سے جمہوریت پارٹی سسٹم، اسمبلیوں کا نظام اور تمام انتظامی ادارے تباہ ہو چکے ہیں جس پر پوری قوم کو گہری تشویش ہے۔ جب کہ اس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ متاثر ہوئی۔ کرپشن کے رجحان میں اضافہ سے پاکستان میں کسی بھی شہری کا ایمانداری سے زندگی گزارنا مشکل ہو چکا ہے۔ دولت کی ہوس اور لوٹ مار نے تمام اخلاقی اور سماجی روایات ختم کر دی ہیں جس سے اچھے برے اور حلال و حرام کی تمیز عملاً ختم ہو چکی ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے جہاں تمام قومی ادارے ہر لحاظ سے تباہ ہو چکے ہیں، وہاں ان اداروں میں بد انتظامی کی وجہ سے اربوں روپے کے قومی وسائل ضائع ہو چکے ہیں۔ یہ تفصیلات پاکستان کی ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی اصلاحات کے بارے میں قائم کردہ ٹاسک فورس کی جامع رپورٹ میں دی گئی ہیں۔ جس میں ملکی انتظامی حالات بہتر بنانے کیلئے کرپشن کے ایشو پر خصوصی سٹڈی کی گئی ہے۔ کمیٹی کے ماہرین کے مطابق کیا پاکستان میں میرٹ سسٹم ختم ہو چکا ہے اور میرٹ کو قتل کرا دیا گیا ہے۔ کرپشن کی وجہ سے ہماری سوسائٹی میں عدم استحکام پیدا ہو چکا ہے۔ جو کہ بعد میں پوری طرح تباہ ہو جائے گی۔ سوسائٹی کے کسی بھی شعبہ میں کوئی دم خم نہیں رہا۔ قانون کی حکمرانی نہیں رہی، غریب اور عام افراد کی کوئی قدر نہیں رہی۔ طاقتور لوگ ہر شعبہ میں حاوی ہو رہے ہیں۔ مہذب معاشرے کی روایات ختم ہوتی جا رہی ہیں، عملاً یہاں جنگل کا قانون نافذ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے قانون شکنی عام ہے۔ ہم اپنی آزادی اور خود مختاری داؤ پر لگا چکے ہیں۔ سسٹم کی ناکامی کی وجہ سے ہی ہم آدھا ملک گنوا چکے ہیں۔

(نوائے وقت 29 مئی 2001ء)

تین اقسام

ہمایوں گوہر لکھتے ہیں:

مولوی عام طور پر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (1) مسجد کے عمر رسیدہ غیر حقیقی رہنما جو مسجد کی سربراہی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ عوام ہچکچاتے ہوئے اس لئے اس کی قیادت قبول کر لیتے ہیں کیونکہ محلہ میں کوئی دشمن مذہبی رسومات سے متعلق فرائض ادا کرنے کے لئے موجود نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ وہ غریب بچوں کو بنیادی تعلیم سے آراستہ کرنے کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے کیونکہ حکومت اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ اس کی سب سے اہم اور لازمی ذمہ داری موجودہ صورتحال کو پڑھے لکھے طبقہ سے بچا کر جوں کا توں رکھنا ہے کیونکہ پڑھے لکھے باشعور افراد اپنے حقوق سے شناسا ہوتے ہیں۔

ملا' کا تعلق مذہبی سیاسی جماعت سے ہوتا ہے۔ اسکی سیاست شریعت پر مبنی شعور، ارکان کی شمولیت اور انتخابات کی صورت میں انتخابی عمل میں شرکت پر مبنی ہوتی ہے۔ غریب عوام ناخواندہ تو ہوتی ہے جاہل ہرگز نہیں۔ انہیں اس امر کا شعور ہے کہ مولوی کا منصب کس مقصد کیلئے ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اجتہاد کے عمل کو روکنے کی صورت میں اس کے پاس قوم کو دینے کے لئے حقیقی پروگرام موجود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے عوام مولوی کو ووٹ نہیں دیتے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں مولوی ووٹ حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تاہم احتجاج کو منظم کرنے کے لئے زبردست سیاسی قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس مساجد اور دوسرے مذہبی ذرائع ابلاغ کی صورت میں بہترین نیٹ ورک موجود ہے۔ یہ ایک سیاسی حقیقت ہے کہ مولوی جب احتجاج کرنے کے لئے سڑکوں پر نکلتا ہے تو غیر مذہبی سیاسی جماعتیں اس پر انحصار کرتی ہیں۔ مولوی اپنے مخصوص کردار کی وجہ سے خطابت کے جوہر سے مالا مال ہوتا ہے۔ شیعہ مولوی میں مذکورہ خوبی سنی مولوی سے زیادہ موجود ہوتی ہے۔ (3) عسکریت پسند مولوی کو پہلے مجاہد اور بعد ازاں جہادی اور طالبان کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ امریکہ عام طور پر ان افراد کو دہشت گرد سمجھتا ہے۔ مولوی کا حقیقی چہرہ اور کردار ایرانی انقلاب اور بعد میں لبنان میں نظر آتا تاہم اس مذہبی رہنما نے اپنی اہلیت افغان جنگ اور اس کے بعد ظاہر کی۔ آج صورتحال یہ ہے کہ بہت سے اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں لاتعداد جہادی تنظیمیں برسر عمل ہیں۔ اب جہادیوں کی موجودگی پہلے سے زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی کامیابی یہ ہے کہ اب اس کی موجودگی پہلے سے زیادہ باعث خوف ہوتی ہے۔ وہ مہلک کی واحد ایسی شخصیت ہے جو لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے منظر عام پر آتی ہے۔ ان تین خصوصیات میں قدرتی ربط موجود ہے۔ مساجد کے بہت سے مولویوں کا تعلق مذہبی سیاسی جماعتوں سے ہوتا ہے۔ سیاسی جماعتیں ان روابط سے سیاسی فائدہ اٹھاتے ہوئے جمعہ کے خطبہ کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتی ہیں۔ لوگوں کو اس امر پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ جہاد کا راستہ اختیار کریں۔ مساجد جہاد کے لئے بھرتی کے مراکز بن چکی ہیں۔ یہاں جہاد کے لئے مجموعی طور پر فنڈ بھی اکٹھا کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ خبریں 3 مارچ 2001ء)

بقیہ صفحہ 4

لئے دعا اور صدقہ سے ہونا چاہئے۔

جماعت احمدیہ کے صدقات اور عطیات کا بہترین مصرف نظارت تعلیم اور فضل عمر ہسپتال ہیں۔ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں آپ عطیات دیکر اللہ کی رحمتوں کی امید کر سکتے ہیں۔ اور آنے والے ابتلاؤں اور مشکلات کو گزارنے کی ہمت پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو صدقہ و خیرات کی برکت سے آنے والی تکالیف اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

تبصرہ

تربیت کے تقاضے

مصنف: محمد سعید احمد صاحب
کمپوزنگ، پرنٹنگ: سلور لنک کمپوزرز اینڈ پرنٹرز رائل پارک لاہور
صفحات: 225

جماعت احمدیہ میں تربیت کے مضمون کی بہت اہمیت اور ضرورت ہے بچوں سے لے کر بڑی عمر کے احباب تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پانچوں تنظیموں میں یہ شعبہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے، وقف نو کی بابرکت تحریک کے زیر انتظام بھی اس پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ دراصل تربیت کا مضمون بہت وسیع اور گہرا ہے۔ جب سے انسانی تہذیب نے اس دنیا میں بنیادیں بنائی ہیں اسی وقت سے تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں تشریف لا کر خدا تعالیٰ کے کلام اور اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ وحشیوں کو انسان بنایا، انسان سے با اخلاق اور پھر باخدا اور خدا نما انسان بنا دیا۔ تربیت کے موضوع پر جماعت احمدیہ میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن زیر تبصرہ کتاب میں تربیت کے موضوع پر بہت عمدہ انداز میں مواد جمع کیا گیا ہے۔ اس میں تربیت کا مطلب، اس کی اہمیت، ضرورت، قرآنی آیات، احادیث، تربیت کی اقسام اور ذرائع، اصول، انبیاء کا طریق تربیت، مربی اعظم، حضرت مسیح موعود کا انداز تربیت، واقفین نو کی تربیت، اطفال، خدام، انصار اور لجنہ ناصرات کی تربیت، اہل خانہ کی تربیت، جماعتی عہدیدار اور نومبائعین کی تربیت، تربیت کے ذاتی واقعات، تربیت پر قیمتی فقرات، مفید اشعار، مشکلات، اخلاق اور نماز کے قیام جیسے اہم موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔ مصنف نے تربیت کو ان ذرائع میں تقسیم کیا ہے ماں کی گود، گھر، محلہ، سکول، دوست، تنظیم، مطالعہ، صحبت صالحین قبیلہ، برادری، معاشرہ اور عبادت۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے علم کلام میں سے بعض قیمتی فقرات اور محاورات بھی جمع کئے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کر دو۔ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ تمہارے دلوں کے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کی احتیاج عبادت ہے لیکن بندوں کی احتیاج ذلت ہے اور نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے یہ اشعار بھی قابل غور ہیں

دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

مصنف نے بہت محنت اور عرق ریزی سے تربیت کے موضوع پر یہ قیمتی مواد اکٹھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے جو ان میں موجود ہیں۔

(الف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33683 میں امۃ الشکور ناصرہ زوجہ حافظ عبدالجبار صاحب مربی سلسلہ قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان حال دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی -/34000 روپے۔ 2۔ زیورات نقرئی وزنی 5 تولہ مالیتی -/700 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/54700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الشکور ناصرہ 1/50 حلقہ خلیل محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف طارق وصیت نمبر 30352 گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالجبار مربی سلسلہ وصیت نمبر 31277 خاوند موصیہ

مسل نمبر 33684 میں فہیم احمد شاہد ولد عبدالباقی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ مربی سلسلہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ حال چک 61 رب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3100 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہیم احمد شاہد مربی سلسلہ چک نمبر 61 رب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 28483 گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ساقی مربی سلسلہ ضلع فیصل آباد وصیت نمبر 28202

مسل نمبر 33685 میں سکینہ بی بی زوجہ مشتاق احمد صاحب قوم گھگ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1955ء ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 16 تولہ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ نقد بنک بیلنس -/20000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 180 + 300 روپے ماہوار بصورت منافع بینک + جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سکینہ بی بی ساکن بھوئیوال P/O شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 عامر شہزاد عادل بھوئیوال ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری مشتاق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 33686 میں مقصودہ جبیں بنت محمد یعقوب صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اصغر آباد وارڈ نمبر 8 شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بنک بیلنس -/85000 روپے۔ اور طلائی زیور وزنی 6 تولہ 10 ماشہ مالیتی -/35851 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/120851 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6932+900 روپے ماہوار بصورت تنخواہ + منافع بنک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مقصودہ جبیں C/O حبیب احمد دوکاندار محلہ ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر منظور 18۔ اقبال پارک شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ وصیت نمبر 29611 ناصر آباد شیخوپورہ

مسل نمبر 33687 میں وقاص منیر احمد ولد مرزا منیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے آفیسر کالونی لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقاص احمد A-29 ریلوے آفیسر کالونی والٹن روڈ لاہور کینٹ گواہ شد نمبر 1 مرزا منیر احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 وہاب منیر

کوشش کریں کہ گھر کا ہر فرد نماز کا عادی ہو

اطلاعات واعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منصور احمد لقمان صاحب کارکن نظارت مال آمد ربوہ کو 13 اکتوبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- بچی کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ''نعمانہ منصور'' عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے- نومولودہ مکرم حکیم منظور احمد صاحب آف 96 گ- ب صریح فیصل آباد کی پہلی پوتی اور حکیم محمد یوسف E-10 بیوت الحمد کی نواسی ہے- بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے-

رپورٹ اجلاسات واقفین نو

حلقہ جات لاہور شہر

محترم وکیل صاحب وقف نو سید قمر سلیمان صاحب نے مورخہ 21' 22 اکتوبر 2001ء لاہور شہر کے 4 مختلف حلقہ جات میں واقفین نو بچوں کے اجلاسات میں شرکت فرمائی- جس کی رپورٹ درج ذیل ہے-

1- پہلا اجلاس مورخہ 21 اکتوبر 2001ء گیارہ بجے دن حلقہ جنوبی چھاؤنی کڑک ہاؤس میں حلقہ جنوبی چھاؤنی' شمالی چھاؤنی کیولری گراؤنڈ اور ڈیفنس کے واقفین نو نے شرکت کی-

حاضری واقفین نو 35 والد 13 مائیں 17

2- دوسرا اجلاس شام 15-4 پر بیت الفضل گلبرگ میں منعقد ہوا-

حاضری واقفین نو 28 والد 3 مائیں 11

3- تیسرا اجلاس بعد از نماز مغرب البیت الکریم ٹاؤن شپ میں منعقد ہوا-

حاضری واقفین نو 52 والد 20 مائیں 20

4- چوتھا اجلاس مورخہ 22 اکتوبر 2001ء کو بعد از نماز عصر بیت النور حلقہ فیصل ٹاؤن میں منعقد ہوا-

حاضری واقفین نو 23 والد 5 مائیں 14

ان تمام اجلاسات میں محترم وکیل صاحب وقف نو نے واقفین نو بچوں اور والدین کو واقفین نو بچوں کی تربیت- نصاب یاد کرنے- مقامی انتظام کے تحت ہفتہ وار کلاسز میں شمولیت- نیز مزید کلاسز کے اجراء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے- نماز پنجگانہ کے قیام- موقع کی مناسبت سے دعائیں پڑھنے- ہفتہ وار کلاسز یا کوئی اجلاس ہو تو ٹیوشن کی بجائے ان میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی- نیز واقفین نو بچوں کا جائزہ بھی لیا-

(وکالت وقف نو)

خصوصی درخواست دعا

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل کمر درد اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں- درد شدت اختیار کر گیا ہے- احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے-

مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب کارکن کمیٹی آبادی ربوہ لکھتے ہیں عزیزم مکرم عابد انور خادم صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ خدام الاحمدیہ U.K ساؤتھ ریجن کے بیٹے طلحہ احمد انور عمر سات ماہ کو پیدائش کے وقت سے پیشاب کی تکلیف ہے- اب 15 نومبر کو لندن کے ایک ہسپتال میں اس کا چیک اپ ہوگا- احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے

اعلان داخلہ

نیشنل سنٹر آف ایکسیلینس در مولیکیولر بیالوجی پنجاب یونیورسٹی نے مولیکیولر بیالوجی میں ایم فل پی ایچ ڈی میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31-12-2001 ہے اور تحریری ٹیسٹ اور زبانی انٹرویو 8-1-2002 کو ہوگا

مزید معلومات کے لئے جنگ 28-10-2001

وزارت تعلیم کو مندرجہ ذیل کیٹیگریز میں کینیڈین سکالرشپس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں-

(اے) چار سکالرشپس برائے ماسٹرز ڈگری-

(بی) کینیڈا میں دس ماہ کی ریسرچ کرنے کے لئے دو فیلوشپس سکالرشپس تمام شعبوں / مضامین ماسوائے میڈیسن اور ڈینٹسٹری- امیدواران اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ 15 نومبر 2001ء تک اس ایڈریس پر ارسال کریں-

(سید تجمل حسین شاہ اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر وزارت تعلیم- کمرہ نمبر 239 ڈی- بلاک' پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد)-

مزید معلومات کے لئے جنگ 28-10-2001

فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی راولپنڈی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے-

(i) ایم سی ایس (کمپیوٹر سائنس) (ii) ایم بی اے (iii) انوائرمینٹل سائنس (iv) بیحیویرل سائنس (v) ایم پی اے (vi) اکنامکس- درخواست فارم یکم نومبر سے 14 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- [illegible]رست 24-11-2001 کو آویزاں کی جائے گی اس کے بعد تحریری ٹیسٹ 3-12-2001 سے 9-12-2001 تک ہوگا اور پھر ایسی امیدواروں کا انٹرویو 20-12-2001 کو ہوگا جو تحریری ٹیسٹ میں پاس ہو جائیں گی-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی طیارہ تباہ امریکی بی-52 طیاروں نے کابل کے نزدیک طالبان کے اگلے مورچوں اور بگرام ائیر بیس پر دوسرے روز بھی کارپٹ بمباری کی- یہ اب تک کی شدید بمباری تھی- جس کے دوران 60 بم گرائے گئے- بمباری سے طالبان کا فیلڈ ہیڈ کوارٹر اڑا دیا گیا- کابل کے شمال میں کلسٹر بم بھی گرائے گئے- گاؤں کارا محب اور خیر کھانہ میں بھی شدید بمباری ہوئی- طالبان نے امریکی طیارہ تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے- جاسوسی طیارہ سمنگان میں گرایا گیا- پینٹاگون نے تصدیق کر دی ہے- طالبان نے امریکی سپیشل فورسز کو افغانستان اترنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا ہے- امریکہ جدید جاسوسی طیارے گلوبل پاک استعمال کرے گا- گلوبل پاک طیارے 60 ہزار فٹ کی بلندی سے بھی جاسوسی کی صلاحیت رکھتے ہوں-

25 جاسوسوں کو پھانسی ریڈیو تہران کی اطلاع کے مطابق ظاہر شاہ کے 25 جاسوس آج پھانسی پر چڑھا دیئے جائیں گے- جن میں 6 امریکی کمانڈوز بھی شامل ہیں- علماء نے بغاوت کے جرم میں حمید کرزئی جو ظاہر شاہ کے دست راست تھے اور اس کے ساتھیوں کو بغاوت کے الزام میں پھانسی دینے کا حکم دیا ہے-

رمضان میں اپریشن امریکہ نے افغانستان پر رمضان میں حملے جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے یونان نے کہا ہے کہ امریکہ رمضان میں افغانستان پر حملوں کے حوالے سے اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے- جبکہ فرانس کا موقف ہے کہ رمضان میں حملے جاری رکھے جائیں-

حملے بند کرنے کا مطالبہ 17 برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے افغانستان پر حملے بند کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے- ان ارکان کا تعلق حکمران لیبر پارٹی سے ہے اراکین کا موقف ہے کہ بے گناہ افراد مارے جا رہے ہیں- جبکہ روس نے کہا ہے کہ وہ افغانستان پر حملوں کے لئے اپنی فوج نہیں بھیج رہا- دریں اثناء کویت نے عالمی دہشت گردی کے خلاف پاکستانی موقف کی حمایت کی ہے-

معصوم شہریوں کو بچایا جائے چین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائی ٹھوس ثبوتوں کی بنیاد پر ہونی چاہیئے- حملے مخصوص اہداف پر کئے جائیں تاکہ معصوم شہریوں کو نقصان نہ پہنچے- چینی صدر لی پنگ نے الجزائر کے صدر سے بات چیت کے دوران کہا کہ ہم کسی مذہب یا قوم کے خلاف کارروائی کی سخت مخالفت کرتے ہیں-

پاکستانی موقف اصولوں پر مبنی ہے بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان کا موقف اصولوں پر مبنی ہے- افغانستان میں امریکی حملوں سے ایسی جانیں ضائع ہو رہی ہیں جن کا دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں- بنگلہ دیشی وزیراعظم خالدہ ضیاء نے کہا ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں کے تعلقات دوستانہ ہیں پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں شامل ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف ہے-

اسامہ کو پکڑنا آسان نہیں امریکی سیکرٹری دفاع رمزفیلڈ نے معمول کی پریس کانفرنس میں یورپی صحافیوں کے جوابات دیتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسامہ کو پکڑنا آسان نہیں ہے اور طالبان کو اقتدار سے ہٹانا مشکل ہے- ہم ابھی تک اپنے مقررہ اہداف حاصل نہیں کر سکے-

مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہرے مقبوضہ کشمیر میں ریاست اور بھارت کی مختلف جیلوں میں نظر بند کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے یوم اسیران منایا گیا- تمام کاروباری اور تعلیمی ادارے بند رہے- نظام زندگی معطل رہا' مظاہرین پر بھارتی فوج نے لاٹھی چارج کیا- سری نگر میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے- مختلف مقامات پر جھڑپوں میں 20 فوجی ہلاک ہو گئے- دھیرہ گلی پولیس سٹیشن پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا- سخت ترین حفاظتی انتظامات کے باوجود لوگوں نے سری نگر میں بڑے پیمانے پر مظاہرے کئے-

انڈونیشیا میں اقلیتی فرقہ پر حملہ انڈونیشیا کے جزیرے ملاکوں میں سینکڑوں مسلح افراد نے غیر مسلم افراد کی ایک بستی پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہو گئے- مشتعل حملہ آوروں نے پوری بستی کو نذر آتش کر دیا- بستی کے ایک ہزار مکین پناہ لینے کے لئے ایک جنگل میں بھاگ گئے- گاؤں میں موجود 13 فوجی افسر لاپتہ ہیں- فسادیوں پر قابو پانے کے لئے فوج پہنچ گئی-

سلامتی کونسل کا اجلاس بلایا جائے عرب لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل جارحیت روکنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس بلایا جائے- فلسطینی وزیر ثقافت نے کہا ہے کہ فلسطینی یک طرفہ جنگ بندی کئے ہوئے ہیں اگر حملہ کیا گیا تو منہ توڑ جواب دیں گے- اسرائیل عالمی برادری کو دھوکا دینے کے لئے انخلاء کا ڈرامہ رچا رہا ہے-

دو فلسطینی شہید مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کے باوجود اسرائیل کی پرتشدد کارروائیاں جاری ہیں- اسرائیلی ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ سے 2 فلسطینی مزید شہید ہو گئے-

اسلام کے خلاف جنگ افغان سفیر ملا عبدالسلام ضعیف نے کہا ہے کہ افغانستان پر حملے اسلام اور تمام مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے- پوری دنیا میں امریکہ مخالف نعرے بلند ہو رہے ہیں- دنیا ان حملوں کا خاتمہ چاہتی ہے- بدقسمتی سے امریکہ اس مطالبہ پر کان نہیں دھر رہا- لیکن امریکہ کو ذلت کے سوا کچھ نہیں ملے گا- وسیع البنیاد حکومت دیوانے کا خواب ہے-

جنگ بند کی جائے انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سوکار نو پتری نے کہا ہے کہ افغانستان میں انسانیت کی بنیاد پر جنگ فوراً بند ہونی چاہیئے-

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 3 نومبر 2001ء

☆ سوموار 5-نومبر غروب آفتاب: 5-18

☆ منگل 6-نومبر طلوع فجر: 5-03

☆ منگل 6-نومبر طلوع آفتاب: 6.26

امریکہ سے پاکستان کا احتجاج

امریکہ میں پاکستانی سفیر ملیحہ لودھی نے 6 پاکستانیوں کی گرفتاری اور ایک پاکستانی کی حراست کے دوران ہلاکت پر امریکہ سے احتجاج کیا ہے- واضح رہے امریکہ میں 11 ستمبر کے بعد 11 سو افراد گرفتار کئے گئے جن میں 3 سو سعودی، 2 سو مصری اور دیگر ملکوں سے تعلق رکھنے والے شامل تھے- سفارتی ذرائع کے مطابق ان میں سے اکثر کو پوچھ گچھ کے بعد رہا کر دیا گیا ہے- پاکستان اور دیگر ممالک نے امریکہ کی طرف سے گرفتار شدگان کے ملکوں کے نام جاری نہ کرنے پر سخت احتجاج کیا ہے- بوسٹن گلوب کے مطابق ہلاک ہونے والے پاکستانی کی گرفتاری کا پاکستانی سفارتخانے کو علم ہی نہیں تھا اور اس کے علاوہ سعودی اور مصری سفارتی ذرائع کے مطابق احتجاج کے نتیجے میں تمام سعودی اور 40 کے سوا تمام مصریوں کو رہا کر دیا گیا ہے-

افغانوں کو شہروں سے باہر منتقل کر دیں گے

آئی ایس پی آر کے سربراہ میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان جنگ کی حالت میں نہیں- ہماری فوج افغانستان کے ساتھ نہیں لڑ رہی اور نہ ہی افغانستان کے خلاف ہم کسی فوجی آپریشن میں شریک ہیں- وہ وزارت خارجہ میں پاکستانی اور غیر ملکی اخبار نویسوں کے ایک گروپ سے بات چیت کر رہے تھے- انہوں نے کہا موصول ہونے والا اسامہ کا خط جعلی ہے اس کے نام پر روز کوئی نہ کوئی جعلی بیان جاری کر دیا جاتا ہے- ایک اور سوال کے جواب پر انہوں نے کہا حکومت کے خلاف مذہبی انتہا پسندوں نے جو تحریک شروع کی تھی اس میں اب دم نہیں رہا- بہت سے افغان ان احتجاجی جلسوں میں شرکت کرتے تھے اب حکومت نے افغانوں کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اس کے بعد مذہبی جماعتوں کے مارچ میں جان نہیں رہے گی- اور ان کی تحریکات ختم ہو کر رہ جائیں گی-

کشمیریوں کی جدوجہد آزادی دہشت گردی نہیں ہے

پاکستان نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو دہشت گردی سے منسلک نہیں کیا جا سکتا- ان کی یہ جدوجہد حق خود ارادیت کے حصول کے لئے ہے- جو انسانی حقوق کے تمام اصولوں کے عین مطابق ہے- دفتر خارجہ کے ترجمان نے معمول کی بریفنگ میں کہا کہ ان کی یہ جدوجہد خالصتاً داخلی نوعیت کی ہے- اس موقع پر آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا کہ طالبان کو ایٹمی ہتھیار کی فراہمی کا الزام لغو اور بے بنیاد ہے- پاکستان کی حکومت ذمہ دار حکومت ہے اور ہمارے ایٹمی ہتھیار مضبوط اور ذمہ دار ہاتھوں میں ہیں-

نئی لیبر پالیسی 2001ء کا مسودہ تیار

وفاقی وزیر محنت افرادی قوت و سمندر پار پاکستانی عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ حکومت نے لیبر پالیسی 2001ء کا مسودہ تیار کر لیا ہے جسے عوام کی رائے کے بعد آئندہ ماہ وفاقی کابینہ کو حتمی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا- پریس بریفنگ کے دوران وفاقی وزیر نے لیبر پالسی 2001ء کے مسودے کے بارے میں بتایا کہ حکومت نے گزشتہ 2 برسوں سے مزدور اصلاحات کے پروگرام کا آغاز کیا ہوا ہے-

امریکی جارحیت کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے

افغانستان پر امریکی جارحیت اور نہتے افغانوں پر بمباری کے خلاف ملک بھر میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے جن میں شرکاء نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے کردار اور پاکستانی حکومت کی پالیسی پر شدید تنقید کی-

مذہبی جماعتوں نے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر حکومتی پابندی مسترد کر دی

پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے کہا ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی پابندی کو قبول نہیں کریں گے- یاد رہے کہ حکومت نے اس ہفتے اعلان کیا تھا کہ مساجد کے لاؤڈ سپیکر صرف اذان اور نماز جمعہ کے خطبہ کے لئے استعمال کئے جائیں گے- مگر مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ حکومت کی طرف سے امریکہ کی حمایت کے خلاف تقریر اور احتجاج کا سلسلہ جاری رہے گا-

طالبان کی امداد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

پاکستان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت طالبان کو کسی قسم کا اسلحہ، تیل یا دوسری امداد کی فراہمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- اس قسم کی اطلاعات بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہیں- پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات محفوظ ہاتھوں میں ہیں-

چلاس سے گلگت تک شاہراہ قراقرم کھول دی گئی

شاہراہ قراقرم چلاس سے گلگت تک ہر قسم کی ٹریفک کے لئے کھول دی گئی- فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کے بلڈوزروں نے شاہرہ قراقرم کے دیگر مقامات پر بھی پتھر اور دیگر رکاوٹیں ہٹانا شروع کر دی ہیں- جو سڑک پر جگہ جگہ بکھری پڑی ہیں- آرگنائزیشن کے ترجمان نے بتایا کہ شاہراہ قراقرم چلاس سے آگے بھی ہر قسم کی ٹریفک کے لئے کھول دی جائے گی-

سٹاک مارکیٹ میں تیزی

سٹاک مارکیٹ میں دو روز کی زبردست مندی کے بعد اچانک پھر تیزی آ گئی- مارکیٹ میں تیزی کے بعد سٹاک مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں ساڑھے چار ارب روپے کا اضافہ ہو گیا- سرمایہ کاروں نے محتاط انداز میں صرف مخصوص حصص میں خریداری کی- جس سے کراچی مارکیٹ کا انڈیکس 1400 پوائنٹس کی حد تک پہنچ گیا- یہ رجحان شروع سے ہی تیز رہا اور مارکیٹ بند ہونے تک جاری رہا- مالیاتی اداروں نے مارکیٹ سے بھاری خریداری کی- جبکہ غیر ملکی فنڈز ایک بار پھر حصص کی خریداری میں سرگرم ہو گئے اور انہوں نے اپنے بروکرز کے ذریعے حصص کی خریداری کے آرڈرز دیئے-

جنرل مشرف واجپائی ملاقات جنوری میں ہو گی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی اور پاکستانی صدر جنرل مشرف کے درمیان ملاقات آئندہ سال جنوری میں متوقع ہے- بھارتی اخبار ہندو کی رپورٹ کے مطابق دونوں رہنما جنوری میں سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر ملاقات کر سکتے ہیں- یاد رہے کہ پاکستانی صدر نے نیویارک میں واجپائی سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی جسے مسترد کر دیا گیا-

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل -/Rs40

بال گرنا- سفید ہونا اور خشکی سکری کے لئے بفضل خدا بے حد مفید ہے-

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

اکسیر اولاد نرینہ

مکمل کورس -/600 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون 212434 فیکس 213966

خوشخبری

ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام

بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں

44 روپے فی لیٹر دستیاب ہے

... اللہ باجوہ نزد رؤف بلڈ پو عمر مارکیٹ ربوہ

خصوصی پیشکش | فری کمپیوٹر ٹریننگ

ڈریس ڈیزائننگ جدید سلائی کورس

انگلش لینگویج بولنا، لکھنا، پڑھنا کورس

فائن آرٹس

نومبر میں داخلہ لینے والوں کے لئے

ایبکس

دارالرحمت شرقی الف ربوہ

فون: 213694

M.A. Classes

نیشنل کالج میں M.A. English

M.A.Economics' M.A.Urdu

کی کلاسز کا آغاز یکم دسمبر 2001ء سے ہو رہا ہے- داخلہ جاری ہے- فوری رابطہ کریں- نشستیں محدود ہیں-

نیشنل کالج 23-شکور پارک ربوہ

فون: 212034

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ- کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755

☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845

☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی

☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

FAX:219065 ☎ 291024

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61